Hermain Quran School English & Urdu Stories

اصحابِ کہف کا قرآنی قصہ

غار والے

The People of the Cave

Hermain Quran School

HermainQuranSchool@gmail.com HermainQuranSchool +923187782560 Hermain Quran School

غار والے

یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھا لئے جانے کے قریباً ڈھائی سو سال بعد کا ہے۔ میسحیت کو اس وقت خدا کے سچے دین کی حیثیت حاصل تھی اور کرۂ ارض پر اس کے ماننے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ لیکن جیسا کہ ہر سچے دین کی خصوصیت ہے، اس کے ماننے والوں میں پہلے پہل نچلے اور غریب طبقے کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ حکمرانوں تک یہ روشنی بعد میں پہنچتی ہے۔ لہٰذا اس وقت بھی غرباء اور کمزور لوگ اللہ کے دین کی طرف راغب ہو رہے تھے جبکہ ان کے حاکم ابھی تک جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے۔

یہ حاکم نہ صرف یہ کہ اللہ کے دین کو ماننے سے انکاری تھے بلکہ وہ اپنی رعایا کو بھی اس طرف راغب ہونے سے روکتے تھے۔ جو لوگ اللہ کے دین میں داخل ہو جاتے، وہ اپنے حکمرانوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے۔ ایسا ہی ایک حکمران رومی بادشاہ دقیانوس تھا جو چاہتا تھا کہ لوگ اللہ کے دین سے ہٹ کر

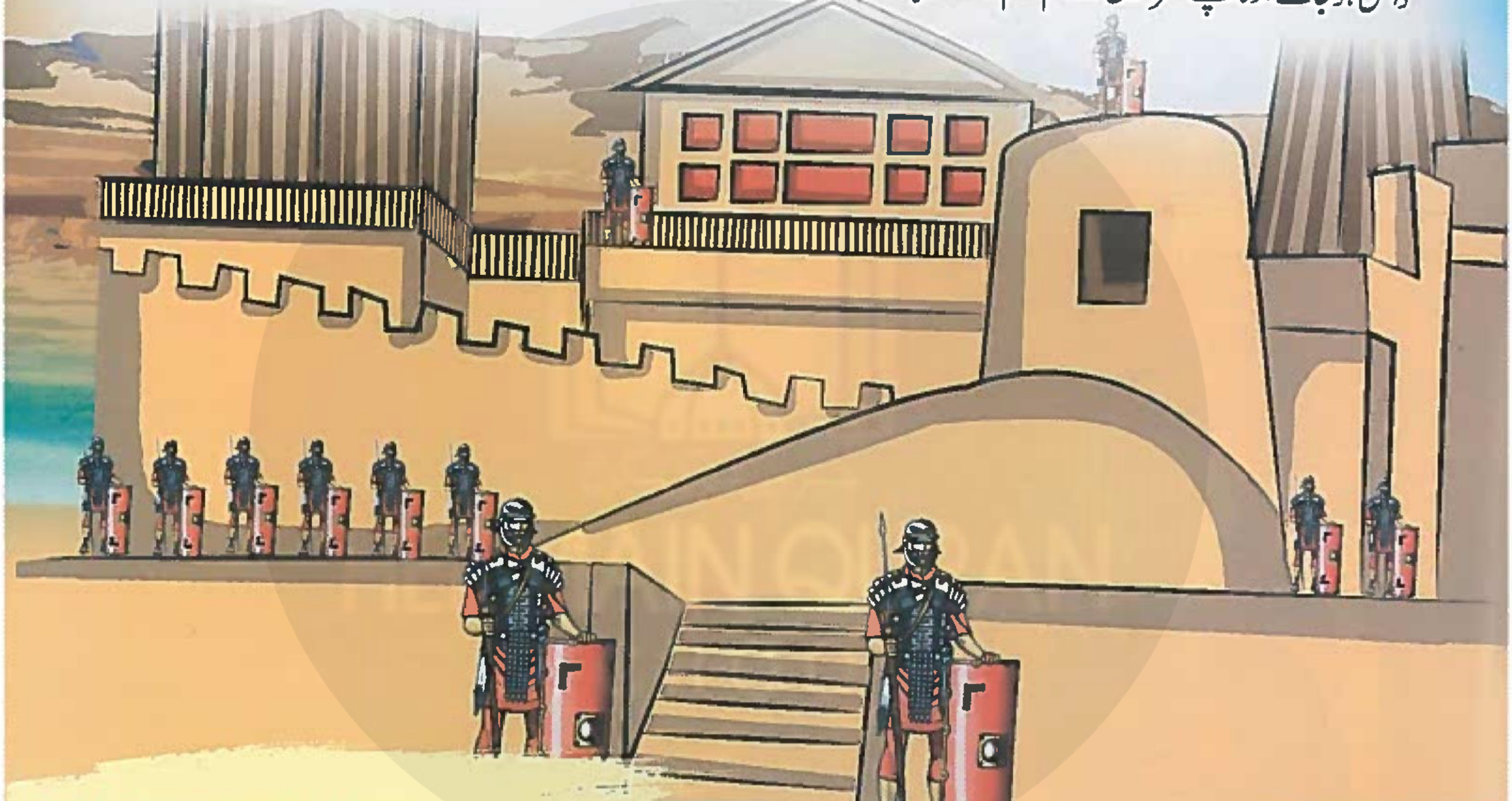

THE PEOPLE OF THE CAVE

This incident took place about 250 years after Hazrat Isa's (علیہ السلام) ascension to heavens. At that time, Christianity held the position of being the true religion of Allah and its followers were increasing by the day worldwide. But as is the characteristic of every true religion, its initial followers are always the people belonging to the lower classes. Rulers are enlightened much later. Hence, at that time too, the poor and the weak were coming towards the true creed of Allah while their rulers were still stumbling around in the darkness of ignorance.

These rulers were not only refusing to accept Allah's creed but also stopped their subjects from going towards it. Whoever embraced Allah's creed was subjected to the oppression of the rulers. One such ruler was Decius who wished his people to leave

دوبارہ بت پرستی شروع کردیں۔ جولوگ اس کا حکم نہیں مانتے تھے، اذیت ناک موت ان کا مقدر ٹھہرتی تھی۔

دقیانوس کی سلطنت میں افسوس نام کا ایک شہر تھا جو اس دور میں اللہ کے دین کا ایک بڑا مرکز بنتا جارہا تھا۔ جب دقیانوس کو اطلاع ملی کہ یہاں کے لوگ بت پرستی چھوڑ کر اللہ کے دین کا رخ کررہے ہیں تو ایک روز وہ خود اس شہر میں آپہنچا اور یہاں کے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اللہ کی تعلیمات ترک کردیں اور اپنے پرانے مذہب پر لوٹ آئیں۔

کمزور ایمان والے اس کی دھمکیوں سے گھبرا کر دوبارہ بت پرستی پر واپس آگئے۔ جن لوگوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا انہیں گرفتار کرلیا گیا اور بعدازاں اذیتیں دے کر ہلاک کردیا گیا۔ ان گرفتار ہونے والوں میں چند نوجوان بھی تھے جن کا تعلق اعلیٰ خاندانوں سے تھا۔ دقیانوس نے فوری طور پر انہیں ہلاک کرنا مناسب نہ سمجھا اور ان سے کہا کہ وہ اپنے اجداد کے دین پر واپس آجائیں۔ نوجوانوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔

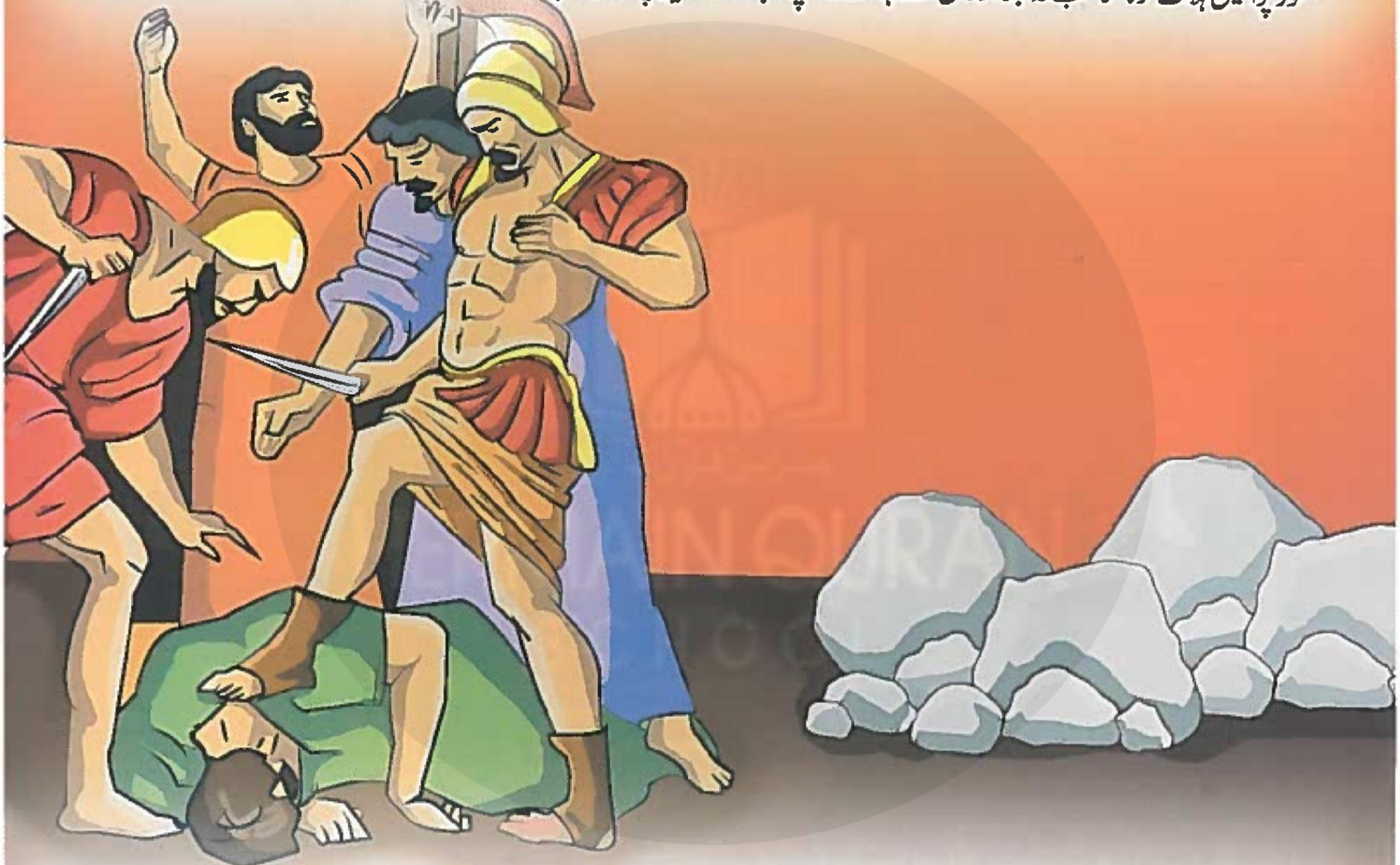

Allah's creed and to begin worshipping idols again. Those who refused to obey his command were tortured to death.

There was a city named Ephesus in the kingdom of Decius which was becoming a major center of Allah's creed at that time. When Decius heard that people of this city are leaving idolatry for Allah's creed, he himself went there and ordered the people to abandon Allah's teachings and revert to their former beliefs.

Those who were weak of faith panicked and started worshipping idols again. Those who refused to do so, were arrested and afterwards tortured to death. Among the arrested, there were some young men who belonged to families of high social standing. Decius didn't deem it wise to immediately kill them and ordered them to revert to the faith of their forefathers. The young men refused to do so.

دقیانوس نے انہیں سوچنے کے لئے ایک دن کی مہلت دی اور کہا کہ اگر اس مہلت کے بعد بھی وہ اپنے انکار پر اڑے رہے تو ان کے حسب نسب کی پروا کیے بغیر انہیں دردناک انجام سے دوچار کیا جائے گا۔

روایات میں ان نوجوانوں کی تعداد کہیں سات، کہیں پانچ اور کہیں تین بیان کی گئی ہے۔ جب یہ نوجوان دقیانوس کے دربار سے نکلے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے۔ طویل صلاح مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ وہ شہر سے نکل جائیں اور کسی غار میں پناہ لے لیں۔ جب دقیانوس یہاں سے واپس چلا جائے گا تو وہ بھی واپس آ جائیں گے۔ یہ سوچ کر وہ شہر سے باہر جانے والے راستے پر چل پڑے۔ راستے میں انہیں ایک صاحب ایمان چرواہا ملا۔ جب اس نے سنا کہ یہ لوگ دقیانوس کے ظلم سے بچنے کے لئے کسی غار میں پناہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا۔ چرواہے کے ساتھ اس کا وفادار کتا بھی تھا۔ بعض روایات میں اس کتے کا نام قطمیر بتایا گیا ہے۔

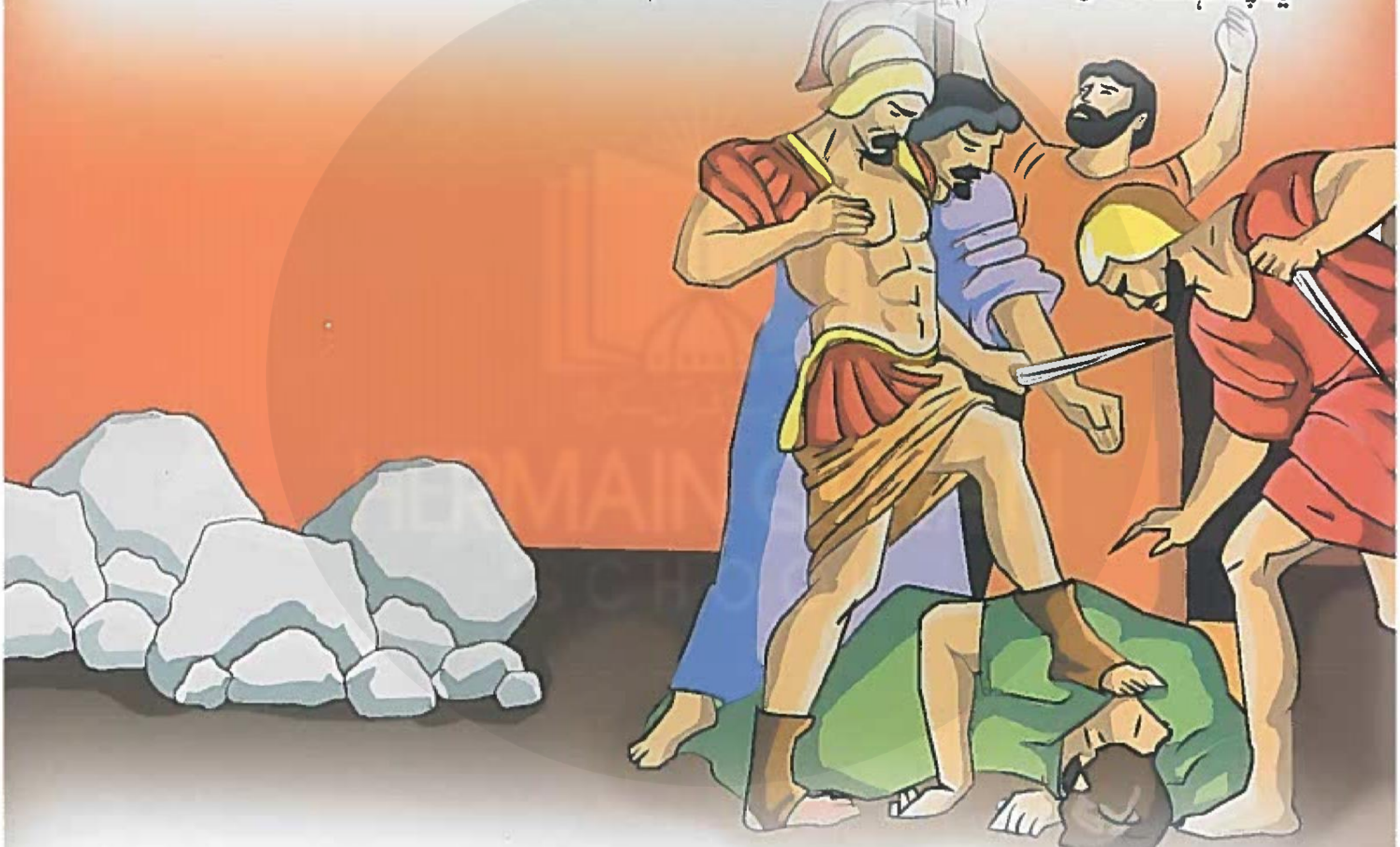

Decius gave them a day to ponder their decision and said that if they kept on refusing after this time, they shall be subjected to a painful death regardless of their ancestry.

Traditions describe the number of these young men as seven or five or three. When they came out of Decius's court, they consulted among themselves about what to do now. After a long discussion, they decided to leave the city and take refuge in a cave. They intended to return after Decius left. Having decided that, they set out on the road leading out of the city. On their way, they met a shepherd who was a man of faith. When he heard that they intend to take refuge in a cave to escape the oppression of Decius, he too joined them. The shepherd had his loyal dog with him. In some accounts, the name of this dog is said to be "Qatmir".

شہر سے باہر کی پہاڑیوں میں وسیع وعریض غار موجود تھے۔نوجوانوں نے کتے سمیت ان میں سے ایک غار میں پناہ حاصل کرلی۔ یہاں پہنچ کر دل کو سکون ہوا تو وہ عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوگئے۔اسی عالم میں اللہ کا حکم ہوا اور انہیں نیند آ گئی۔سارے نوجوان غار میں اِدھر اُدھر لیٹ کر سو گئے، اور ان کا کتا غار کے دہانے پر یوں دراز ہوگیا کہ اس کا منہ غار کے دہانے کی طرف تھا۔پہلی نظر میں یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ غار کی رکھوالی کر رہا ہو۔

اگلے روز دقیانوس نے پھر دربار لگایا اور نوجوانوں کو طلب کیا۔ پتہ چلا کہ وہ شہر سے غائب ہیں۔اس پر اس نے نوجوانوں کے گھر والوں کو بلا کر ان کی بابت پوچھا۔ان لوگوں نے کہا کہ وہ اپنے بچوں کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔دقیانوس نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

The hills outside the city contained spacious caves. The young men, with the dog, took refuge in one of the caves. Finding some relief after arriving here, they began to offer prayers to Allah. Allah's command arrived and they fell asleep. All the young men lay down here and there in the cave and slept, and their dog stretched out at the mouth of the cave so that it faced the opening. At first glance, it seemed that it was guarding the cave.

The next day, Decius again held court and summoned the young men. He was informed that they have disappeared from the city. He sent for their families and inquired them about their sons. They expressed ignorance about their whereabouts. Decius tried to find them but was unsuccessful.

اللہ کے حکم سے وہ نوجوان اس غار میں سوئے رہے۔ دن گزرتے گئے۔ سال بھر بعد دقیانوس ایک جنگ میں مارا گیا۔ اللہ کے دین کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا اور لوگ بت پرستی چھوڑ چھوڑ کر اس طرف آ رہے تھے۔ پھر ایک زمانہ وہ آیا کہ پورے کا پورا علاقہ بت پرستوں سے پاک ہو گیا۔ غار والے سوئے رہے، اور اسی حالت میں تین سو سال گزر گئے۔ کسی نے ان کی نیند میں خلل انداز ہونے کی کوشش نہ کی۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا اس غار کی طرف آ بھی نکلتا تھا تو غار کے دہانے پر کتے کو رکھوالی کرتا دیکھ کر اندر داخل ہونے کی کوشش نہ کرتا تھا۔ لوگ انہیں بھول چکے تھے اور دقیانوس کا ظلم و ستم بھی ماضی کی تلخ یادوں کا حصہ بن چکا تھا۔ اب وقت آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس معجزے کو دنیا والوں کے سامنے ظاہر کر دیا جائے۔

By the will of Allah, the young men went on sleeping in that cave. The days went by. After about a year, Decius was killed in a battle. Allah's creed was gaining popularity with every passing day and people were leaving idolatry for it. Then a day came when the whole region was rid of idolaters.

The people of the cave remained dormant and three hundred years passed by. Nobody disturbed their slumber. If by chance, somebody wandered towards these parts, they did not try to venture in after seeing dog sitting on guard. People had forgotten about them, and Decius's oppression had also become a part of bad memories. The time had arrived to reveal this miracle of Allah before the people.

چنانچہ اللہ کے حکم کے مطابق، ایک روز غار والوں کی آنکھ کھل گئی۔ اٹھنے پر ان کی کیفیت ویسی ہی تھی جیسی کہ رات بھر یا دن بھر سو کر اٹھنے والوں کی ہوتی ہے، اور وہ اپنے دل میں یہی خیال کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک رات سو کر گزار دی ہے۔ اٹھنے کے بعد انہوں نے آپس میں بات چیت کر کے فیصلہ کیا کہ ان میں سے ایک چھپتا چھپاتا شہر میں جائے اور کھانے پینے کا کچھ سامان خرید لائے کیونکہ معلوم نہیں انہیں ابھی اور کتنے روز اس غار میں رہنا پڑے۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ باہر کی دنیا بالکل بدل چکی ہے۔

منصوبے کے مطابق، ان میں سے ایک نوجوان شہر میں آیا تو اس نے دیکھا کہ شہر بالکل بدل چکا ہے۔ اب یہاں کی دیواروں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال اور تعلیمات لکھی نظر آ رہی ہیں۔ وہ بہت حیران ہوا۔ اسے لگا جیسے وہ راستہ بھول کر کسی اور شہر میں آ گیا ہے۔ اس نے پاس سے گزرتے ایک شخص سے شہر کا نام پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ اس کا اپنا شہر ہی ہے۔ اسی حیرت کے عالم میں وہ کھانا خریدنے ایک سرائے پر پہنچا۔ یہاں جب اس نے سرائے

Therefore, by the order of Allah, one day the people of the cave woke up.vUpon waking, their condition was same as the people who wake up after a night or day's sleep, and they too were thinking that they had spent a night sleeping. After waking up, they talked with each other and decided that one of them should secretly go to the city and buy something to eat, for who knows how long they will have to stay in this cave. They were completely unaware that the world outside has transformed altogether.

According to the plan, one of them came to the city and saw that the city has changed completely. Now the walls here bear the sayings and teachings of Hazrat Isa (A.S.). He was deeply amazed. He thought that he had lost his way and come upon some other city. He asked a passerby the name of the city and found out that it is his own city. Still amazed, he went to an inn to buy food. Here when he gave money to the

کے مالک کو کھانے کی قیمت کے لئے سکے دیئے تو وہ حیران رہ گیا اور اس نے کہا۔ ''یہ سکے تو بہت پرانے ہیں، آپ کے پاس کہاں سے آئے؟''
اور پھر آہستہ آہستہ ساری بات کھل گئی۔ نوجوان کو شہر کے حاکم کے پاس لے جایا گیا اور وہاں پہنچ کر اس نے اپنے ساتھیوں کی ساری داستان بیان کی۔
حاکم یہ سن کر حیران رہ گیا کہ وہ اللہ کے حکم کے تحت تین سو سال سے اس غار میں اسی حالت میں موجود ہیں اور ان کی ظاہری وضع قطع اور عمر میں ذرہ برابر فرق رونما نہیں ہوا۔ اللہ کے اس معجزے کو دیکھ کر ان لوگوں کے ایمان اور بھی پختہ ہو گئے۔

حاکم اپنے ساتھیوں کو لے کر ایک جلوس کی شکل میں غار تک گیا اور باقی نوجوانوں کو بھی ساتھ لے آیا۔ شہر والوں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ اب یہیں رہیں لیکن نوجوانوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ اسی غار میں رہیں گے جہاں انہوں نے تین سو سال گزارے ہیں۔

innkeeper for the food, the innkeeper was greatly surprised and he said, "These coins are very old. Where did you get them?"

And then, the whole affair came to light. The young man was taken to the ruler of the city and there he told the story of his companions. The ruler was astonished to hear that, through Allah's will, they have spent three hundred years in that cave, and no change has occurred in their appearance and age. Being witness to this miracle of Allah, people's faith grew even stronger.

The ruler took his people and in a procession they went to the cave to bring the rest of the young men to the city. The people of the city honored and entertained them and requested them to live in the city. But the young men declined and said that they will live in the same cave where they had spent three hundred years.

لہٰذا وہ پھر سے غار میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی بقیہ عمر یہیں بسر کی۔ ان کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کی یاد میں یہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کر دی۔

کسی شخص کا تین سو سال تک سوئے رہنا اور بعد ازاں اس حالت میں جاگنا کہ اس کی جسمانی اور ذہنی کیفیت میں ذرہ برابر تبدیلی نہ آئی ہو، بظاہر ناممکن بات لگتی ہے لیکن ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب بات اللہ کے معجزوں کی ہو تو ہر ناممکن، ممکن ہوسکتا ہے۔ غار والوں کے قصے میں یہی سبق پوشیدہ ہے کہ جب کوئی اللہ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان لے آتا ہے، تو اللہ اس کے لئے ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔

So they went back in the cave and lived there the rest of their lives. After their passing away, the people built there a house of prayer in their memory.

It seems impossible that a person sleeps for three hundred years and wakes up without any change in his physical or mental condition but all of us should remember that when it comes to the miracles of Allah, every impossible can become possible. This is the lesson of the story of the People of the Cave that when somebody believes in Allah and His attributes wholeheartedly, Allah makes impossible possible for him.